

## اسلام میں حجاب کی اہمیت

<"xml encoding="UTF-8?>

ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ کیا عورتوں کے سماجی ملنے یا ملازمت یا تجارت کی راہ میں پرده حائل ہے؟

اس کا جواب منفی میں ہے یعنی ہر گز ایسا نہیں ہے کہ پرده عورتوں کے سماجی مسائل یا ملازمت یا تجارت میں حائل ہو۔ بلکہ ایک عورت پرده کرکے ہر جگہ جا سکتی ہے اور تقریباً ہر کام کر سکتی ہے۔ عورت اپنے پرده کا خیال رکھتے ہوئے پولیس، ڈاکٹر یا پائلٹ کے فرائض بھی انجام دے سکتی ہے۔ جو عورتیں برقع کو بطور پرده استعمال کرتی ہیں وہ اپنے برقعون بلکہ صرف نقاب کے ڈیزائینوں میں مناسب فرق کر کے بہت سے کام انجام دے سکتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ با پرده عورت کو چلنے پھرنے اور کام کرنے کی جو سہولت ہے وہ بے پرده عورت کو نہیں، پرده کی بدولت نادار خواتین بھی معمولی لباس کے باوجود عزت سے رہ سکتی ہیں۔ یہ غریب نادار اور مفلس عورتوں کا وفادار محافظ ہے۔

ذرا اس عورت سے پوچھ لیا جائے جو پرده نہیں کرتی۔ وہ گھر سے باہر نہیں جاسکتی، جب تک اس کے پاس صاف ستھرے استری کئے ہوئے مناسب کپڑے نہ ہوں۔ بے شک یورپ اور امریکہ جیسے ممالک کی عورتیں درجنوں کپڑے رکھتی ہیں اور رکھ سکتی ہیں۔ لیکن یہ موقع افریقہ اور ایشیاء میں اس کی غریب بہن کو نصیب نہیں۔ ایک با پرده عورت جانتی ہے کہ اس کے پاس ایک طلسی غلاف ہے جو لباس کے ہر عیب اور ہر کمی کو چھپا لیتا ہے۔ ذرا اس عورت سے پوچھ لیا جائے جو برقع سے آزاد ہے۔ کیا وہ حمل کے تیسرا مہینے سے لیکر نوین مہینے تک دیکھنے والوں کی نگاہوں سے اپنی کیفیت کو چھپا سکتی ہے۔ ہر گز نہیں بلکہ اس کا راز عیان ہو جاتا ہے۔ اس کے برخلاف چادر یا برقع پوش عورت کے پاس ایک طلسی غلاف ہے جو اس کا راز ایک حد تک چھپا سکتا ہے۔ مغربی ممالک میں ایسے زنانہ لباس کی تلاش سرگرمی سے جاری ہے جو حاملہ عورت کے گرد و پیش کو عوام سے چھپا سکے۔ البته محرم اور نا محرم کا سوال عیسائیوں میں نہیں ہے۔

عورت کی سب سے بڑی دولت اس کی حیا ہے۔ جس سے مغربی ممالک کی عورتیں بالکل محروم ہیں۔ بلکہ عورت کا دوسرا نام حیاء ہے اگر حیاء نہیں تو عورت نہیں، غیر و ن کی نظروں سے نسوانیت کے ڈھکے چھپے رہنے کا نام پرده ہے۔ چنانچہ جس طرح مرد زنانہ لباس میں اچھا نہیں لگ سکتا اسی طرح عورت بھی مردانہ لباس میں اچھی نہیں لگ سکتی۔ زنانہ لباس کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ وہ عورت کی ضرورت کے تحت ہو۔ اور سب سے بڑی ضرورت اس کی حفاظت ہے۔ خود اس کے ہاتھوں سے بھی۔ اس طرح برقع اور چادر سب سے موثر تدبیر ہے۔

پرده عورت کے لئے آئینی قلعہ ہے۔ یہ اشارہ ہے بد معاشوں کو دور رکھنے کا یہ اشارہ ہے کہ اس چادر کے اندر صرف صورت ہی نہیں بلکہ سیرت بھی ہے۔ بے پرده عورت ارادی یا غیر ارادی طور پر اپنانسوانی مال و متعاع دکھا کر چوروں اور ڈاکووں کی توجہ کھینچتی ہے۔ وہ دکھاتی ہے کہ وہ کالی ہے یا گوری، جوان ہے یا بوڑھی، حسین ہے یا بد شکل، اسی طرح وہ کسی کے بھی جال میں پہنس سکتی ہے۔ اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ پرده ایک مسلم عورت کا مخصوص لباس ہے۔ یہ عالمگیر مسلم خواتین کا مشترکہ یونیفارم ہے حقیقت یہ ہے کہ تمام

مذہبیوں اور تمام تھذیبیوں میں اسلام ہی کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے اپنی بیٹیوں کے لئے ایسا یونیفارم پیش کیا جس کی نظری آج تک نہ مل سکی اور نہ آئندہ مل سکے گی۔

دوسرा مسئلہ جو عرصہ دراز سے نام نہاد روشنفکروں کی طرف سے اٹھایا جاتا رہا ہے کہ اسلام میں عورت کو محدود کر کے رکھا گیا ہے۔ اس کی آزادی کو چھین لیا گیا ہے۔ اور اس کے حقوق کو پامال کر کے رکھ دیا گیا ہے۔ جبکہ تاریخ کے معمولی سے شعور رکھنے والا انسان بھی اس بات کو سمجھ سکتا ہے کہ اسلام نے نہ صرف یہ کہ حقوق نسوان کو پامال نہیں کیا ہے بلکہ اس نے خواتین کو عزت و وقار سے نوازا ہے۔ ورنہ آج کے نام نہاد روشن فکروں کے برخلاف کل کے نام نہاد روشن فکر اسلام سے پہلے لڑکی کو زندہ دفن کر دیا کرتے تھے اور انہیں یہ بھی خیال نہیں آتا تھا کہ یہ میری اولاد ہے۔ یعنی کل تک کے روشن خیالوں کی عقول پر پڑا ہوا پرده آج بھی برقرار ہے۔ فرق صرف اتنا ہے کہ کل ان کی نفرت میں شدت تھی اور آج ان کی الفت میں شدت ہے۔

حقوق نسوان کے سلسلے میں ایک مسئلہ پرده کے سلسلہ میں اٹھایا جاتا ہے کہ قرآن میں پرده صرف عورتوں پر ہی لازم قرار دیا ہے اور اس کے لئے سورہ نساء کی آیت سے استدلال کیا جاتا ہے (و قل لله مونات يغضضن من ابصارِن و يحفظن فروجهن و لا يبدين زينتهن۔۔۔) اے رسول مومن خواتین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہیوں کی حفاظت کریں اور اپنے بناؤ سنگار کو نامحرم پر ظاہر نہ کریں۔۔۔ ظاہر ہے کہ اس آیت میں صرف عورتوں سے پرده کے بارے میں کہا گیا ہے۔

اس کا فلسفہ فطرت شناسوں کے لئے واضح ہے، کیونکہ مرد عورت دونوں کے جذبات ایک طرح کے نہیں ہوتے۔ حتی جسمانی ساخت کے اعتبار سے بھی ایک دوسرے کے مشابہ نہیں ہیں۔ دونوں کے جذبات الگ الگ ہیں، فطری اعتبار سے مرد اپنی آنکھوں کے علاوہ دوسرے اعضاء سے عورت کی طرف بڑھتا ہے نہ کہ عورت مرد کی طرف۔ در حقیقت اس کائنات میں نر و مادہ کی خلقت اسی طرح ہوئی ہے کہ عورت مرد کی طرف نہیں جاتی بلکہ مرد عورت کی طرف جاتا ہے۔

اس فطری قانون کو آپ کائنات کے دیگر حیوانات میں بھی ملاحظہ کرتے ہیں۔ کہ نر ہمیشہ مادہ کی تلاش و جستجو میں ہوتا ہے۔ چڑیا اور کبوتر سے لے کر ہاتھی اور شیر تک سبھی اس قانون فطرت کے تحت آتے ہیں۔

جنس مادہ بھی جنس نر کی طالب ہوتی ہے لیکن تلاش و جستجو ہمیشہ جنس نر کی طرف سے ہے۔ اسی لئے اسلام میں خطبہ کا تصور پایا جاتا ہے کہ لڑکے کی طرف سے لڑکی کے لئے پیغام جائے نہ کہ لڑکی کی طرف سے لڑکے کے لئے۔ لڑکے کی طرف سے شادی کا پیغام جانا فطری قانون کے مطابق ہے۔ بعض اوقات سننے میں آیا ہے کہ کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ لڑکی شادی کا پیغام بھیجے!

ہم یہاں اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ اسی نظام فطرت سے عورت کو عزت حاصل ہوتی ہے۔ یعنی مرد کو شش کرے کہ عورت کی رضایت حاصل ہو جائے۔ مہر بھی اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔ یعنی اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ مرد کو عورت کی ضرورت ہے نہ کہ عورت کو مرد کی۔ قرآن نے مہر کو یخلم کہا ہے یعنی ہدیہ ظاہر ہے کہ ہدیہ کسی کی رضایت حاصل کرنے کے لئے دیا جاتا ہے۔ مہر عورت کی قیمت نہیں ہے بلکہ عورت کے لئے ہدیہ ہے۔ دوسرًا لفظ قرآن نے مہر کے لئے صداق یعنی کسی چیز کو اس بات کی علامت کے طور پر دینا کہ آپ سے میرا لگاؤ صادق ہے۔ سچا ہے، صادقانہ ہے، جھوٹا نہیں ہے۔

مرد اور عورت کی خلقت الگ الگ ہے ، اسی لئے عورت اپنے آپ کو سجائی سنوارتی ہے تا کہ مرد کی توجہات کا مرکز بن سکے۔ عورت، زیور، سنگھار ایک دوسرے کے لئے لازم و ملزم ہیں۔

عورت ایک لطیف و نازک حقیقت ہے۔ مادہ ہمیشہ مظہر زیبائش و آرایش ہے۔ اسی لئے جب فتنہ و فساد سے روکنا مقصود ہو تو اس سے پرده کے لئے کہا جائے گا۔ جو مظہر حسن و جمال ہے اس سے کہیں گے کہ اپنے آپ کو نا محرومون سے پوشیدہ رکھو نہ کہ اس سے جو طاقت و قوت کا مظہر ہو۔ یعنی اسباب فتنہ کو ختم کیا جائے گا۔ اس کے علاوہ ایک اور نکتے پر بھی توجہ دی جا سکتی ہے کہ آیت میں عورتوں کے لئے تین حکم بیان کئے گئے ہیں

۱. يغضضن من ابصارين - نگاہیں نیچی رکھیں۔

۲. يحفظن فروجهن - شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

۳. لا يبدین زینتهن - بناؤسنگھار کو نا محرومون پر ظاہرنہ کریں۔

اور اس سے پہلی والی آیت یعنی سورہ نور کی تیسویں آیت میں مردوں کے لئے یوں کہا گیا ہے :

(قل للمؤمنين يغضروا من ابصارهم و يحفظوا فروجهم...)

اے رسول مومنین سے کہہ دو کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔

اس سے ظاہر ہے کہ پہلے حکم میں مرد اور عورت دونوں مساوی ہیں اور تیسرا حکم ایسا ہے جو صرف عورت سے مخصوص ہے۔ لہذا پابندی صرف عورت سے مخصوص نہیں رہ گئی بلکہ مردوں کا بھی اس پر عمل کرنا ضروری ہے۔

تیسرا حکم بھی جیسا کہ ذکر ہوا اس لیے ہے کہ قانون فطرت اس طرح ہے یعنی مرد عورت کے جذبات بھی الگ الگ ہیں اور مرد عورت دونوں جسمانی ساخت کے حوالے سے بھی مختلف ہیں۔ آخر میں رب تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ ہماری ماوون، بہنوں اور بیٹیوں کو حجاب کے قوانین کو لحاظ رکھتے ہوئے حضرت زبرا(س) کی سیرت پر اور نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین